السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ جن کو ہم دینی احکام کا پابند خیال کرتے ہیں' وہ وگوں سے بہت سختی اور درشتی سے معاملہ کرتے ہیں اور ہمیشہ منقبض اور ترش رو نظر آتے ہیں' تو ان لوگوں کے لیے آپ کی کیا نصیحت ہے ؟ مسلمانوں کو اپنے مسلمان بھائی سے کس طرح معاملہ کرنا چاہیے خصوصاً جب وہ دینی احکام کی پابندی میں کوتاہی کر رہا ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نبی ﷺ کی سنت مطہرہ سے ہمیں یہ راہنمائی ملتی ہے کہ انسان کے لیے یہ واجب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف حکمت' نرمی اور شائستگی کے ساتھ دعوت دے' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد ﷺ سے بھی فرمایا :

ادعُ إِلىٰ سَبيلِ رَبِّكَ بِالحِكمَةِ وَالمَوعِظَةِ الحَسَنَةِ ۖ وَجـٰدِلهُم بِالَّتى هِىَ أَحسَنُ ... ١٢٥ ... سورة النحل

''اے پیغمبر! لوگوں کو دانش اور نیک نصیحت سے اپنے پروردگار کے راستے کی طرف بلاؤ اور بہت ہی اچھے طریق سے ان سے مناظرہ کرو۔''

اور فرمایا:

فَبِما رَحمَةٍ مِنَ اللَّهِ لِنتَ لَهُم ۖ وَلَو كُنتَ فَظًّا غَليظَ القَلبِ لَانفَضّوا مِن حَولِكَ ۖ فَاعفُ عَنهُم وَاستَغفِر لَهُم ... ١٥٩ ... سورة آل عمران

اے محمد ﷺ! اللہ کی مہربانی سے تم ان لوگوں کے لیے بہت نرم مزاج واقع ہوئے ہو اور اگر تم سخت کو اور سخت دل ہوتے تو یہ تمہارے پاس سے بھاگ کھڑے ہوتے تو ان کو معاف کردو اور ان کے لیے (اللہ سے) مغفرت مانگو۔''

اللہ تعالیٰ نے جب حضرت موسیٰ وہارون کو فرعون کی طرف بھیجا تو ان سے فرمایا :

فَقولا لَهُ قَولًا لَيِّنًا لَعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَو يَخشىٰ ... ٤٤ ... سورة طه

''اور اس سے نرمی سے بات کرنا شاید وہ غور کرے یا ڈر جائے۔''

نبی ﷺ نے فرمایا ہے :

(ان اللہ رفیق یحب الرفق ویعطی علی الرفق مالا یعطی علی العنف)) (صحیح مسلم' البر والصلة' باب فضل الرفق' ح: ۲۵۹۳))

''بے شک اللہ تعالیٰ نرم ہے اور نرمی کو پسند فرماتا ہے اور نرمی کے ساتھ وہ عطا فرماتا ہے جو وہ سختی کے ساتھ عطا نہیں فرماتا۔''

آپ جب مبلغین کو روانہ کرتے تو انہیں ہدایت فرماتے :

(یسروا ولا تعسروا وبشروا ولا تنفروا)) (صحیح البخاري' العلم' باب ماکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتخولم بالموعظة____الخ' ح: ٦٩ وصحیح مسلم' الجهاد' باب فی الامر بالتیسر وترک التنفیر' ح: ۱۷۳۲))

''آسانی پیدا کرو اور مشکل میں نہ ڈالو' خوشخبری سناؤ اور نفرت میں نہ دلاؤ۔''

داعی کو چاہیے کہ وہ نرم ہنس مکھ اور کھلے دل کا مالک ہوتا کہ یہ بات اس شخص کو دعوت قبول کرنے کے لیے اپیل کرے جسے وہ اللہ تعالیٰ کے دین کی سد عوت دے رہا ہو۔ واجب ہے کہ یہ اپنے نفس کی طرف نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دے کیونکہ وہ جب صرف اللہ ہی کی طرف دعوت دے گا' تو اس طرح وہ مخلص بن جائے گا' اللہ تعالیٰ اس کے کام میں آسانی پیدا کردے گا اور اس کے ہاتھوں اپنے جن بندوں کو چاہے گا ہدایت عطا فرمادے گا اور اگر وہ اپنے نفس کی طرف دعوت دے یعنی اس کا ارادہ یہ ہو کہ اسے فتح ونصرت حاصل ہو یا وہ اس طرح دعوت دے کہ گویا اسے اپنا دشمن سمجھ رہا ہو اور اس سے انتقام لینا چاہتا ہو تو اس طرح دعوت ناقص ہوگی اور ممکن ہے کہ برکت سے بھی محروم ہو لہذا داعی کے بھائیوں کو میری یہ نصیحت ہے کہ وہ اس بات پر توجہ فرمائیں کہ وہ اللہ کی مخلوق کو اس طرح دعوت دیں کہ ان کے پیش نظر مخلوق پر رحمت' اللہ عزوجل کے دین کی تعظیم اور اس کی نصرت واعانت ہو۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص305

محدث فتویٰ